خودکشی کرنے والے کی بخشش کے متعلق تفصیل

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3544

تاریخ اجراء: 04 شعبان المعظم 1446ھ / 03 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا خودکشی کرنا حرام ہے اور خودکشی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

خودکشی کرنا گناہ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ خودکشی کرنے والے کے بارے میں قرآنِ پاک اور احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، اگر خودکشی کو حلال سمجھ کر کرے تو کافر ہے اور اس کی بخشش نہیں ہوگی۔

اور اگر خودکشی کو حلال سمجھ کر نہ کرے اور ایمان کی حالت میں دنیا سے جائے تو وہ مسلمان ہی ہے لیکن گنہگار ہے اور مسلمان گنہگار کی بخشش اللہ تعالی کی مشیت پر ہے کہ چاہے تو بغیر عذاب دیئے بخش دے اور چاہے تو عذاب دے کر پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے۔

اللہ پاک قرآن عظیم میں فرماتا ہے:﴿وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ عزوجل تم پر مہربان ہے اور جو ظلم وزیادتی سے ایسا کرے گا، تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخِل کریں گے اور یہ اللہ عزوجل کو آسان ہے۔ (پارہ 5، سورۃ النساء، آیت 30،29)

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ (المتوفٰی 1367ھ) مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: "اس آیت سے خودکُشی کی حرمت بھی ثابت ہوئی (یعنی یہ ثابت ہوتا ہے کہ خودکشی کرنا حرام ہے)"۔ (خزائن العرفان مع کنز الایمان، صفحہ 163، زیر آیت: 29، سورۃ النساء، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح بخاری میں ہے "عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من تردى من جبل فقتل نفسه، فهو في نار جهنم يتردى فيه خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن تحسى سما فقتل نفسه،

فسمه في يده يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا، ومن قتل نفسه بحديدة، فحديدته في يده يجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گِرتا رہے گا اور جو شخص زہر کھا کر خودکُشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا۔ جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء به، جلد 7، صفحہ 139، دار طوق النجاۃ)

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

اس آیت کے تحت صدرالافاضل مفتی محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: "معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مَرے اس کی بخشش نہیں اس کے لئے ہمیشگی کا عذاب ہے اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکبِ کبائر ہو اور بے توبہ بھی مر جائے تو اُس کے لئے خلود نہیں اِس کی مغفرت اللہ کی مشیّت میں ہے چاہے معاف فرمائے یا اُس کے گناہوں پر عذاب کرے پھر اپنی رحمت سے جنّت میں داخل فرمائے۔" (سورۃ النسآء، پ 05، آیت 48)

ابو حفص عمر بن محمد بن احمد نسفی رحمہ اللہ (المتوفٰی 687ھ) فرماتے ہیں: "والكبيرة لا تخرج العبد المؤمن من الإيمان ولا تدخله في الكفر" ترجمہ: اور گناہ کبیرہ بندہ مؤمن کو ایمان سے خارج نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو کفر میں داخل کرتا ہے۔ (العقائد النسفیۃ، فصل الکبیرۃ لا تخرج الایمان، صفحہ 365، 366، مطبوعہ: کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم